اُمّتِ مُصطفٰے کی خصوصیات

31 OCTOBER 2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَائِکَۃً مَعَھُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَالنَّاسِ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے

کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون جُمعرات کے دن اور جُمعہ کی رات مُجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(کنزالعمال،کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰،حدیث:۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آج کے بَیان میں ہم اُمّتِ مُصْطَفٰے کی خُصوصیات، فضائل و کمالات، اُمّتِ محبوب کی اَفضلیت کی وجہ اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی اُمّت سے مَحبّت و شفقت کے چند واقعات سنیں گے۔ آیئے! پہلے اُمّتِ مُصْطَفٰے کے فضائل پر

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کے فضائل

مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا ذِکر پایا ہے جو سب اُمّتوں سے بہتر (Better) ہو گی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، حتّٰی کہ ایک آنکھ والے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پاک پَروَرْدگار! اسے میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدگار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذِکر پایا جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سُورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع و غروب کا حساب رکھیں گے۔ اسلامی نمازیں، اِفطار، سَحَری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے، عیدیں، حج وغیرہ چاند سے، اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵ ملتقطا)) اور منصبِ حکومت و اِمامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: "**اِنْ شَآءَ اللہ** ہم اس کام کو کریں گے۔"

حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدگار! اسے میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا، جن کی

دُعائیں قبول ہوں گی اوران کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی،ان کی سفارش قبول ہوگی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی!تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:اے موسیٰ!وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم!میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی بڑائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کریں گے،ان کے لئے پوری زمین پاک ہوگی اور وہ جہاں بھی ہوں، ساری زمین ان کے لئے نماز پڑھنے کے قابل ہوگی،وہ ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے،جہاں پانی نہ پائیں گے، وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا،ان کے لئے ایسا ہوگا جیسے پانی سے اور قیامت کے دن وُضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:اے میرے پَرْوَرْدگار!تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:اے موسیٰ!وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:اے ربّ کریم!میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی،جب وہ نیکی کرلیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھادیا جائے گا،اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدگار!تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:اے موسیٰ!وہ

اَحمدِ مجتبٰی، محمدِ مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت ہے۔(یہاں یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ کسی نے گناہ کا پکا ارادہ کیا لیکن اسباب نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہ کرسکا تو اب وہ گناہ گار ہو گا۔)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمَّتِ مرحومہ کا ذکر پایا، جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چُن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں پہل کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا، جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے پاک پَرْوَرْدگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبٰی، محمد مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے اللہ پاک! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے (یعنی قرآنِ کریم ان کے سینوں میں محفوظ ہو گا)، وہ اہلِ جنت کی طرح کا مختلف (Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے، مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور دوزخ میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبٰی، مکی مَدَنی مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: ”کاش! میں حضرت محمدِ مُصْطَفٰے، احمدِ مُجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے ہوتا۔“ تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے 3 آیاتِ مبارکہ اُتاریں، چنانچہ

پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 144 اور 145 میں اِرشاد ہوتا ہے:

& بِرِ ™ ~ " ò % "$2Ò ñ
ÿ كُنْ 6 (ˈb فَخُذْ ô ' 6
c < "K¾"½ ñ كَتَبْنَا 6 ۱۴۴ ? P "
ج ? Ù Ø ' § ¤ ? >
ط * ÷"u ^ [قَوْمَكَ] r'm Š ~ فَخُذْ
۱۴۵ ["*"³ Û Šk سَا

(پ ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنزُالعرفان: (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کرلیا تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ اور ہم نے اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔ عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا۔

پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 159 میں اِرشاد ہوا:

U6 r TSu k] ^Ò7 / قَوْ c 6
يَعْدِلُ ™ S ۱۵۹ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ وہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے۔

یہ سُن کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہوگئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا ! اُمّتِ مُصْطَفٰے کو ربِّ کریم نے دو(2) چار(4) یا پانچ(5) نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خُصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اُتارا، اس مقدّس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خُصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عِلْم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ مُصطفٰے کے ہیں، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا (Request) پیش کی، مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے ہوتا۔"**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیجئے: (1) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کا کیسا ہی خاص ولی، صحابی بلکہ کوئی فِرِشتہ کسی بھی نبی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا، جیسا کہ

بہارِ شریعت میں لکھا ہے: انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ (یعنی فرشتوں کے رسولوں) سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۴۷ ملخصا)

(2) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (تمام نبیوں کے نبی) اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی (اللہ پاک کی تمام مخلوق) سے افضل ترہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵ / ۲۶۸)

(3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا اس اُمّت میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار فرمانا، اس اُمّت کی فضیلت کا پتا ضرور دیتا ہے، مگر وہ اس اُمّت سے بہت افضل بلکہ ان 5 نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ہیں جو دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بھی افضل ہیں۔ اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا۔ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتے رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کرپائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

اے عاشقانِ رسول! جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے صدقے میں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل (ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱ / ۵۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا، یقیناً مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے افضل ہے۔

یاد رہے! افضلیت کی وجہ ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اس اُمّت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں

گے، اِن میں انجینئرز اور ڈاکٹرز بہت زیادہ ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ بہادر اور مضبوط ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک و ہوشیار ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

Su—™T ¥ |^Ÿ^ خَيْرَ c
SR ¸ 6 ™ " i S ¦ 6uu ÝT
ط i T

ترجمۂ کنزالعرفان: (اے مسلمانو!) تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۱۰)

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمَّت کو نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام اُمّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ (Reason) اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/۲۸۹)

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے ہیں؟ یاد رہے! اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والے کو بُرائی سے روکیں گے تو وہ بُرائی سے رُک جائے گا تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں نصیب ہے، قربان جایئے! امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک سوچ پر! جنہوں نے ایک ایسا عظیمُ الشّان مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے جس کو پانے کے لیے ہمارے پاس **"نیکی کی دعوت"** کو عام کرنے کے سینکڑوں مواقع ہیں، وہ مَدَنی مقصد کیا ہے؟، آیئے! مل کر دُہرا لیتے ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی **مسجد بناؤ تحریک** ہے، یہ **مسجد بھرو تحریک** ہے، یہ **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے، **کاش!** ہم بھی اِس تحریک کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو جائیں، یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، مگر کسی عُذر کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہمیں روزانہ کم از کم **2 گھنٹے** تو مَدَنی کاموں کو کرنے اور **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے لیے پیش کرنے ہی چاہئیں، رَمَضَانُ المبارَک میں ہم مساجد میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد دیکھ کر خوش ہو جاتے ہوں گے کہ ہماری مسجدیں آباد ہو گئی ہیں، نمازی بہت بڑھ گئے ہیں ماہِ رَمَضَانُ المبارَک کی رُخصتی بلکہ چند ہی روزوں کے بعد بدقسمتی سے مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں، **نمازیوں کی تعداد** انتہائی کم ہو جاتی ہے، سینکڑوں مساجد ایسی بھی ہوں گی جہاں آبادی تو ہے مگر افسوس! نماز پڑھنے والے نہیں، مسجد تو ہے مگر اِمام نہیں، ایسے عَلاقوں میں جاکر **"نیکی کی دعوت"** عام کرنے کی تو بہت زِیادہ ضرورت ہے، اُمّتِ مُصْطَفٰے کو درست راستے پر لانے کے لیے ہمیں وَقْت کی قربانی دینی ہو گی۔ **اے کاش!** ہمیں دردِ اُمّت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اُمّتِ مُصْطَفٰے کے مزید فضائل و کمالات کے

بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 110 کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَمْ (یعنی اُمّتوں میں سے آخری اُمّت) ہے، گزشتہ (پچھلی) اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی (یعنی عیبوں کو چھپایا گیا)۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف (خوبیوں) کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا کرتے تھے۔ (3) جیسے ربّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا، ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلقاب سے، اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسبی ناموں سے پکارا گیا: ﴿یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ هَادُوۡا﴾ وغیرہ مگر اس اُمّت کو ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ (اے ایمان والو!) کے دِلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں، مگر اِس اُمّت میں تا قیامت (یعنی قیامت تک) ایک فرقہ (یعنی اَہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ و عُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے، اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں

گزشتہ (پچھلے) نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔

(تفسیر نعیمی، پ ۴، ال عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/۹۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ خصوصیات میں اُمّت کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے احسانات کا بھی بیان ہے، جن میں یہ بھی ہے کہ ہمارے جرم وگناہوں کو چھپانے کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ بھی بیان ہوا کہ اس اُمّت میں عُلَما و اَوْلیاء ہوتے رہیں گے۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان حَنَفِی، شافعی، مالِکی اور حَنۡبَلی ہیں۔ اسی طرح کروڑوں قادِری، نقشبندی، چِشتی، سہروردی وغیرہ سلسلوں سے وابستہ ہو کر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے فیض پا رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خُصوصیات سے نوازا ہے، ان میں سے ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس اُمّت کو **حافظے کی مضبوطی** کی عظیمُ الشان نعمت بھی عطا فرمائی ہے، چنانچہ

کم عمری میں عِلْم حاصل کرنا

حضرت حسین بن عبدُالرّحیم عراقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اس اُمّت کے لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر مہارت حاصل کی، پچھلی اُمّتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کرسکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے اِجتہاد کرنے

والے عُلَما پر عُلوم کے خزانے کھل گئے۔(شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ ... الخ، ۷/۴۷۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس اُمّت میں کثیر عُلَما ہوئے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

آیئے! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم اپنے اوپر لازم (فرض وواجب) علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ بعض فرائض علوم حاصل کرنے کا ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** بھی ہے، **مدرسۃ المدینہ آن لائن**(On line)کے ذریعے اپنے وَقْت کی سہولت کے مطابق مُختلف موضوعات پر علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے(مدرسۃ المدینہ On Line کی فیس(Fee) بھی ہے اور یہاں انٹرنیٹ کے ذریعے پڑھایا جاتا ہے)۔

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یاد داشت (حیرت انگیز حافظے) کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، اللہ پاک نے اس نعمت کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزّت بڑھائی۔(شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ ... الخ، ۷/۴۷۸)

آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے قوتِ حافظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بزرگ کی قوتِ حافظہ کے بارے میں سُنئے ، چنانچہ

3 لاکھ احادیثِ مبارکہ

حضرت ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قوتِ حافظہ بیان کرنے کے لئے یہ

بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے، وہ انہیں زبانی یاد ہو جاتی تھی، عِلْم حاصل کرنے کے ابتدائی دور میں انہیں 70 ہزار احادیث زبانی یاد تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد 3 لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ **"بلخ"** نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی کہ آپ اپنے شُیُوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ایک ہزار شُیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ایک بہترین خُصوصیت یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن جب پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گی تو اللہ کریم اُمّتِ مُصْطَفٰے کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمّتِ محبوب کی گواہی

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی، نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو پچھلوں اور اگلوں سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی

اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں، لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام کی قوم کہے گی: اے احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ کو اور آپ کی اُمّت کو اس کا علم کیسے ہوا؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورت ختم فرمائیں گے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبیناوامتہ...الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس اُمّت کے لئے رحمت ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طاعون ایک ایسی جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں گردن، بغلوں اور ران کے کنارے میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ (بہت زیادہ) درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔

شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ (لال) ہو کر درد ناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔

(عجائب القرآن، ص ۲۶۱)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مَرَض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا، مگر یہ اُمَّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں اسی مرض کو مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل و کرم

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنا دیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لئے اس یقین کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث: ۵۷۳۴)

حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمَّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کی گئی، وہ اس اُمّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس اُمّت کے لئے رحمت ہے۔ (تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵) دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعُون کو رحمت کیا (یعنی بنایا) ہے، اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو

شامل ہے، اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔(تفہیم البخاری،۸/ ۸۰۰)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی انعامات "

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان! اس نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون کہ جو پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر تھا،اِس اُمّت کے لئے اِسے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

ذرا سوچئے! گناہوں کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعُون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر تکلیف و آزمائش ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے خود بھی بچیں اوردُوسروں کو بھی بچائیں، خوب خوب نیکیاں کریں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے مَحَبَّت اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہوکر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے **سامانِ آخرت** جمع کیجئے۔

یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنْعَامات** " کے مُطابِق روزانہ غوروفکر کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو **مَدَنی اِنْعَامات** کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے یومیہ اس مدنی کام " **مَدَنی اِنْعَامات** " کی تفصیلی معلومات جاننے کے

لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے"**مَدَنی اِنْعامات** "کا مطالعہ کیجئے، تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی بالخصوص **مَدَنی اِنْعامات** کی مجالس کے نگران واراکین تو اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے۔

اس رسالے کی بَرَکت سے آپ پڑھ سکیں گے:☆انمول باتیں،☆**مَدَنی اِنْعامات** کے مقاصِد،☆چند **مَدَنی اِنْعامات** کے طِبّی و سائنسی فوائد،☆**مَدَنی اِنْعامات** پر عمل کرنے کا فرضی جدول☆اِجتماعی غوروفکر کا طریقہ،☆**مَدَنی اِنْعامات** کے مُتَعَلِّق فرامینِ امیرِ اَہلِ سنت،☆عاملینِ **مَدَنی اِنْعامات** کو اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعائیں☆**مَدَنی اِنْعامات** کی بَرکتیں،☆**مَدَنی اِنْعامات** سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مُشْتَمِل سُوالات،☆مفید معلومات پر مُشْتَمِل سُوالات،☆موبائل ایپلی کیشن کے مُتَعَلِّق مفید معلومات اور☆سامانِ **مَدَنی اِنْعامات** کی فہرست وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **مَدَنی اِنْعامات** عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆**مَدَنی اِنْعامات** پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں،☆**مَدَنی اِنْعامات** پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے،☆**مَدَنی اِنْعامات** کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے☆**مَدَنی اِنْعامات** بُزرُگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سُنیے، چنانچہ

روزانہ غورو فکر کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی ایک بار قافلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتِیب پائے: **”جو قافِلے میں روزانہ غورو فکر کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے ہیں، میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔“**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! شبِ قدر وہ عظیمُ الشَّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں (30ویں) پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی ہے، اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ یاد رہے! اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمّتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیمُ الشان نعمت نہیں ملی، مگر ربِّ کریم نے مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیمُ الشان اور مبارَک رات کا تحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرت عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار (1000) ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی

کی۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تُو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی، اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (الروض الفائق، ص ۴۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمّت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔

یاد رہے! غمِ اُمّت میں بے قرار ہونے کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تو اپنی اُمّت سے اتنی مَحبّت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر گناہگار اُمّت کو یاد فرمایا، چنانچہ

دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری

تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی اے رب کریم! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۲)
امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریَہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔(زرقانی علی المواھب، ولادتہ وعجائب ومارات۔۔۔الخ، ۱/۲۱۱)

اِسی طرح نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفرِ مِعراج پر روانگی کے وَقْت اُمَّت کے گناہگاروں کو یاد فرما کر اُداس ہوگئے، دیدارِ الٰہی اور خصوصی نوازشات کے وَقْت بھی اُمَّت کے گناہگاروں کو یاد فرمایا۔(بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی (وکلم اللّٰہ موسٰی تکلیمًا)، ۴/۵۸۱، حدیث:۷۵۱۷ مفھوماً)
عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) اُمَّت کے گنہگاروں کے لیے غمگین رہے۔(مسلم، باب دعاء النبی لامتہ،...الخ، ص۱۰۹، حدیث:۲۰۲ مفھومًا)

جب قبر شریف میں اُتارا گیا، مبارک ہونٹوں کو حرکت ہوئی تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ قِیامت میں بھی اِنہی کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے "نَفْسِی نَفْسِی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی" (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس غَمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لب پر "یَارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" (اے رَبّ! میری اُمَّت کو بخش دے) کا شور ہوگا۔(مسلم، باب ادنی اھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص۱۰۵، ۱۰۶، حدیث:۱۹۴ مفھوما)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اُمّت

کے گناہگاروں سے کتنی مَحَبَّت و اُلفت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال ہے۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مُسلِمہ کی اکثریت اب اپنے اس مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر فرائض و واجبات کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، مسجدوں سے دُور اور عِلْم و عُلَما کی اَہَمِّیَّت سمجھنے سے محروم دِکھائی دیتی ہے، عاشقانِ رسول سے رشتہ توڑ کر بُری صحبتوں کی شیدائی ہوگئی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کرچکی ہے، سُنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، غیر مسلموں اور فاسق و فاجر لوگوں کی نقل کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے، اللہ پاک اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی اَہَمِّیَّت سے غافل ہوچکی ہے، سُود، جُوا، شراب نوشی، رِشوت، بدکاری، حرص و لالچ، قتل و غارت گری اور رشتہ کاٹنے کی آفت میں مُبْتَلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب تلاش کرنے، فحاشی، والدین کی نافرمانی، چوری، ڈاکہ زنی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار ہے۔

مجلس مَدَنی اِنْعامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایسے اُمّتی بن جائیں جیسا ایک اُمّتی کو ہونا چاہئے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیان کردہ بُرائیوں سے بچائیں، سُنّتیں اپنائیں، عِلْمِ دِین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچائیں، الغرض ہمارا ظاہر و باطن ایسا سنور جائے کہ جو بھی دیکھے بے ساختہ پکار اُٹھے: **"اُمّتی ہو تو ایسا"**۔ تو آیئے! عشقِ رسول کا جام پینے، کامل اُمّتی بننے، اپنے

ظاہر و باطن کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنھی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی اِنْعَامات** بھی ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کے لیے، **مَدَنی اِنْعَامات** پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے **"مجلس مَدَنی اِنْعَامات"** کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان **مَدَنی اِنْعَامات** کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنا لیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان **مَدَنی اِنْعَامات** کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جنّتُ الفردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔" آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ سے کھانا کھانے کی چند سنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں بَرَکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وُضو کرے اور جب اُٹھایا جائے تب بھی وُضو کرے۔(ابن ماجه،کتاب الاطعمه،باب الوضوء عند الطعام،۴/۹،حدیث:۳۲۶۰) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۲)☆جب بھی کھانا کھائیں تو اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھئے یا سرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔(بہارِ شریعت،حصہ ۱۶،ص۱۹ ملخصاً)☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔

﴾اعلان﴿

کھانا کھانے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا یہ مَدَنی پھول سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[(1)]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[(2)]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[(3)]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵
3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
2…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵
3…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے : سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک) 31 اکتوبر 2019

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ،

کل دورانیہ 15 منٹ

کھانا کھانے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسۡمِ اللہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اِنۡ شَآءَ اللہ اثر نہیں کرے گا:(دعا یہ ہے:) بِسۡمِ اللہِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ سے زندہ وقائم رہنے والے۔)(مسند الفردوس، ۱/۲۷۴،حدیث:۱۹۵۵)☆ سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سُنّت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔(سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی (دل دکھانا) ہے اور کمالِ حرص (لالچ) وبے مروتی (لحاظ نہ کرنے) پر دلیل ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۵۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆گھر بار اور مال و اولاد کی حفاظت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق ”گھر بار اور مال

واولاد کی حفاظت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ

(جامع صغیر، ص ۳۸۲،حدیث: ۶۱۴۰-فیضانِ دعا، ص ۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ (72مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیرللسیوطی،ص ۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی غوروفکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غوروفکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔
توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) غور و فکر کیا؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم

الفاظ میں کی ؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿﴾ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی ؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی ؟ (53)مریض کی عیادت کی ؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی ؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی ؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی ؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے ،روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے ،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد